وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ ۹۰ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ۝ ۹۱ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا
كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۝ ۹۲ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۝ ۹۳ فَكُبْكِبُوا
فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝ ۹۴ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ۝ ۹۵ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ
تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ ۹۷ إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ۹۸ وَمَا
أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝ ۹۹ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝ ۱۰۰ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝ ۱۰۱
فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۱۰۲ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ۱۰۳

اور قریب لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے لئے * اور ظاہر کی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لئے *
اور ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کا تم پرستش کرتے تھے * اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا
بدلہ لیں گے * تو اوندھا دیے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ * اور ابلیس کے لشکر سارے * کہیں گے
اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے * خدا کی قسم بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے * جب کہ تمہیں
رب العلمین کے برابر ٹھہراتے تھے * اور ہمیں نہ بہکایا مگر مجرموں نے * تو اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں
* اور نہ کوئی غمخوار دوست * تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا کہ ہم مسلمان ہو جاتے * بے شک
اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت ایمان والے نہ تھے *

(۲۶/۹۰ تا ۱۰۳ * ت: ک)

۹۰ - اور قریب کر دی جائے گی جنت کی متقیوں کے لئے یعنی توقف سے وہ جنت کو دیکھ لیں گے اور اپنے حشر
سے خوش ہوں گے ۔

۹۱ - اور ظاہر کر دی جائے گی دوزخ کج راہوں کے لئے ۔ وہ اپنے سامنے دوزخ کو کھلا ہوا دیکھیں گے اور سمجھ
جائیں گے کہ ہم نکال کر اس کے اندر لے جایا جائے گا ۔ بیضاوی نے کہا ہے دونوں آیتوں میں الفاظ کا اختلاف ہے
(اول آیت میں أزلفت دوسری آیت میں برزت ہے) اس میں جملہ کے پہلو کو ترجیح ہے (تفسیر مظہری)

۹۲ ۔ "اور ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے" معلوم ہوا کہ قیامت میں جھوٹے معبود اپنے پرستاروں سے غائب ہو جائیں گے ۔

۹۳ ۔ "اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا بدلہ لیں گے" تم سے اپنا۔ اس طرح کہ چاند سورج اور تمہارے بت دوزخ میں تم کو اور زیادہ تکلیف دیں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہے ۔ (نور العرفان)

۹۴ ۔ وہ جہنم میں بار بار سر کے بل اوندھے گرائے جائیں گے یہاں تک کہ جہنم کی تہہ میں جا پہنچیں گے ان کے معبودان (باطل) اور تمام گمراہ جو ان کی پرستش کرتے تھے

۹۵ ۔ اور ابلیس کا لشکر اور اس کی ذریت جو انہیں گمراہ کرتی تھی اور ان کے دلوں میں وسوسے ڈالتی اور انھیں بت پرستی پر ابھارتی اور ان سے کفر کے جملہ طریقوں اور جرائم و معاصی کا ارتکاب کراتی تو وہ سب کے سب جہنم میں اکٹھے کئے جائیں گے جیسے وہ دنیا میں ان برائیوں میں اکٹھے تھے

۹۶ ۔ جب بت کے پجاریوں کو سزا اور کرب میں مبتلا کیا جائے گا تو وہ اپنے جرائم کا اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے ۔ حالانکہ وہ جہنم میں جھگڑیں گے یعنی جہنم میں اپنے معبودوں سے گفتگو کریں گے یہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ گفتگو کی طاقت پیدا فرمائے گا اور سمجھ بھی دے گا کہ انہیں کفار کیا کہہ رہے ہیں ۔

۹۷ ۔ یعنی بخدا شان یہ ہے کہ ایسی روشن گمراہی میں تھے جس میں کسی قسم کا خفا نہ تھا ۔

۹۸ ۔ ہم نہایت فاحش گمراہی میں تھے جبکہ ہم تمہیں عبادت کے استحقاق میں رب العالمین کے برابر سمجھتے تھے حالانکہ تم اس کی ادنیٰ اور ذلیل اور عاجز ترین مخلوق تھے

۹۹ ۔ اور ہمیں گمراہی کی دعوت نہیں دی مگر مجرموں نے یعنی ہمارے بڑے سرداروں اور پیشواؤں نے (روح البیان)

۱۰۰ ۔ "تو (آج) نہیں ہے ہمارا کوئی سفارشی" وہ بصد حسرت کہیں گے جس طرح اہل ایمان کی شفاعت ان کے نبی ، فرشتے اور نیک مسلمان کر رہے ہیں کاش ہمارا بھی کوئی شفیع ہوتا ۔

۱۰۱ ۔ "اور نہ کوئی غمخوار دوست" حضرت حسن بصری رح فرماتے ہیں "اہل ایمان کو کثرت سے دوست بنایا کرو کیونکہ قیامت کے دن انھیں اذن شفاعت دیا جائے گا"

۱۰۲ ۔ "تو کاش ہم کو ایک بار لوٹ (دنیا میں) جانا ملے (تو) ہم بھی ایمانداروں میں شامل ہوں"

۱۰۳ ۔ بیشک اس میں (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں) نشانی ہے" عبرت ہے غور کرنے والوں

کرے"۔ اور ابراہیمؑ کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے" یا ان قریش کے لوگوں میں اکثر ایسے ہیں جو ایمان
نہیں لائیں گے۔ (تفسیر وحیدی)

لغویات رب ★ اُزْلِفَتْ : وہ قریب لائی گئی ازلاف سے جس کے معنی قریب لانے کے ہیں ★ بُرِّزَتْ
وہ ظاہر کردی گئی ★ الغاوین : گمراہ، کج راہ ★ یَنصُرُونَ : وہ مدد کرتے ہیں۔ نفی وہ مدد نہیں کرتے ★
یَنتَصِرُونَ : وہ بدلہ لیتے ہیں، بدلہ لے سکتے ہیں ★ یَختَصِمُونَ : وہ (اپنے معاملات میں) جھگڑ رہے ہوں گے ★
کُبْکِبُوا : منہ کے بل گرا دیے گئے ★ نُسَوِّیکُم : ہم تم کو (عبادت میں اللہ کے) برابر کرتے تھے ★

تفہیمی خلاصہ ★ اس روز جنت متقیوں کے قریب لائی جائے گی۔ اور جہنم کو سرکش گنہگاروں منکروں
کے لئے ظاہر کردی جائے گی۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا لائق پرستش سمجھتے اور ان
کی پرستش کیا کرتے تھے کیا وہ تمہاری کچھ اعانت کرسکتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں۔ پھر وہ اور وہ گمراہ اور سارا شیطانی
گروہ جہنم میں اوندھے منہ پھینک دیا جائے گا۔ وہاں پر وہ آپس میں جھگڑ پڑیں گے اور کہیں گے کہ ہم تو
کھلے طور پر گمراہی میں تھے اپنے باطل معبودوں سے مخاطب ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم تم کو معبود حقیقی سارے جہان
کے پروردگار کے برابر کیا کرتے تھے ہم کو کسی اور نے نہیں بلکہ ان بدکاروں نے راہ راست سے ہٹا دیا تھا۔ اب
نہ ہمارا کوئی سفارش کرنے والا ہے نہ کوئی غمگسار جگری دوست ہے۔ کاش ایک مرتبہ پھر ہم دنیا میں واپس
چلے جاتے تو ضرور ہم گمراہی ترک کرکے راہ راست اختیار کرلیں اور ایمان لے آئیں۔ اس میں اہل ایمان
کے لئے عبرت کی نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔ 2

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ 104 كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ 105 إِذْ قَالَ لَهُمْ
أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ 106 إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ 107 فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ 108
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ 109 فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُونِ ۝ 110 قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ۝ 111 قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ 112 إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ۝ 113 وَمَا أَنَا بِطَارِدِ
الْمُؤْمِنِينَ ۝ 114 إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ 115 قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ
مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝ 116 قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ 117

اور آپ کا رب زبردست (اور) رحم کرنے والا ہے * نوح کی قوم نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا * جب کہ ان کے بھائی نوح نے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے * میں تو تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں * پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو * اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت بھی تو نہیں مانگتا میری مزدوری تو اللہ ہی پر ہے جو تمام جہان کا رب ہے * پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو * قوم نے کہا کیا ہم تجھے مانیں اور تیرے تابع تو ارزل لوگ ہوئے ہیں * نوح نے کہا اور مجھے کیا خبر کہ وہ کیا کرتے تھے * ان کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے اے کاش تمہیں اس کا شعور ہوتا * اور میں تو ایمان داروں کو اپنے پاس سے کھدیڑنے کا نہیں * میں تو بس کھول کر ڈر سنانے والا ہوں * انھوں نے کہا اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو ضرور سنگسار کیا جائے گا * نوح نے دعا کی اے رب میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا * (ج: ت * ۱۱۷ تا ۱۰۴/۲۶)

۱۰۴۔ اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے

۱۰۵۔ "نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا"۔ یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں

۱۰۶۔ "جب کہا ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کیا تم ڈرتے نہیں" اللہ تعالیٰ سے کہ کفر و معاصی ترک کرو

۱۰۷۔ "بے شک میں تمہارے لئے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں"۔ اس کی وحی و رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت
آپ کی قوم کو مسلم تھی جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا۔

۱۰۸۔ "تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو" جو میں توحید و رسالت، ایمان و اطاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں

۱۰۹۔ "اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے"۔

۱۱۰۔ "تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

۱۱۱۔ بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے (ہوئے) ہیں"
یہ بات انہوں نے غرور سے کہی غربا کے پاس بیٹھنا انہیں گوارا نہ تھا اسی میں وہ اپنی کسر شان سمجھتے تھے اسی
لئے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے کمینے سے مراد ان کے غربا اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین
کہنا یہ کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا
غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقویٰ کا نسب

۱۱۲۔ "فرمایا مجھے کیا خبر ان کے کام کیا ہیں" یعنی وہ کیا پیشہ کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انہیں اللہ کی طرف دعوت

۱۱۳۔ "ان کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے" وہی انہیں جزا دے گا۔ "اگر تمہیں حس ہو" تو نہ
تم انہیں عیب لگاتے نہ پیشوں کے باعث ان سے عار کرو۔ پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس
سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں

۱۱۴۔ "اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں" یہ میری شان نہیں کہ میں تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا
کروں اور تمہارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں (کنز الایمان حاشیہ ۱۱۱)

۱۱۵۔ میرا کام ہر ایک کو اللہ کی نافرمانی کے انجام سے ڈرانا ہے کوئی امیر ہو یا غریب، معزز و محترم ہو یا حقیر و
بے نوا میری دعوت سب کے لئے عام ہے جو چاہے قبول کرے جس کا جی چاہے رد کردے

۱۱۶۔ کفر و باطل کی یہی دیرینہ عادت ہے جب وہ دلائل کے میدان میں حق کو نیچا نہیں دکھا سکتا تو وہ
طاقت کے بل بوتے پر اسے دبانا چاہتا ہے چنانچہ اب وہ آپ کو دھمکیاں دینے پر اتر آتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ☆ اَرْذَلُوْنَ: کمینے لوگ ☆ طَارِد: ہانکنے والا ☆ مَرْجُوْمِیْنَ: وہ لوگ
جن کو سنگسار کر دیا جائے۔ پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے۔ دھتکار دینا۔ ہنکا دینا (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ☆ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کا پروردگار یقیناً سب پر غلبہ رکھنے والا

اور سب پر ہمیشہ مہربانی فرمانے والا ہے۔ نوح ؑ کی قوم والوں نے اللہ کے پیغمبروں کی تکذیب کے ارتکاب کا جرم
کیا۔ جب ان کی قوم کے لوگوں سے تعلق رکھنے والے ان کے بھائی نوح علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ کیا تم ڈرتے نہیں ہو (اللہ تعالیٰ سے)
بے شک میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول امانت والا ہوں۔ لہٰذا (میں کہتا ہوں) کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور میری
اتباع کرو۔ میں تم سے کسی اجر و معاوضہ کا طالب اس ہدایت و نصیحت و تبلیغ کے عوض میں نہیں ہوں
میرا اجر سارے جہانوں کے پروردگار کے ذمہ کرم پر ہے۔ لہٰذا میں تم سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے
ڈرنا اور میری پیروی کرنا۔ قوم والوں میں جو امیر و رئیس تھے انہوں نے کہا کہ ہم مالدار و صاحبان
ثروت ہیں ہم آپ پر ایمان لائیں جبکہ آپ کی اتباع و پیروی غرباء اور بے حیثیت لوگ
کرتے ہیں۔ حضرت نوح ؑ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ ایمان لانے والے کس ارادہ و نیت سے ایمان
لاتے ہیں۔ ان کا سب معاملات و حساب تو میرے پروردگار کے ذمہ ہے اگر تم حقیقت جاننے کا
شعور و صلاحیت رکھتے ہو تو جانو۔ اور میں غرباء و مساکین کو اپنے پاس سے دور ہٹانے والا نہیں
البتہ میرا کام انہیں اور سب کو عذاب الٰہی کا خوف دلانا ہے۔ ان متکبر و سرداروں نے
کہا کہ اے نوح اگر آپ ایسا کرو گے اور باز نہ آؤ تو آپ ان میں سے ہو جائیں گے
جنہیں سنگسار کیا جاتا ہے۔ ص

فَاَنْجَیْنٰهُ

فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ۱۱۸ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی
الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ ۱۱۹ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ۝ ۱۲۰ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ۖ وَمَا
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ۱۲۱ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ ۱۲۲ كَذَّبَتْ
عَادُ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ ۱۲۳ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ۱۲۴ اِنِّیْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ ۱۲۵ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ ۱۲۶ وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ
اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ۱۲۷ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ
۝ ۱۲۸ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ ۱۲۹

پس تو فیصلہ فرما دے میرے اور ان کے درمیان جو قطعی ہو اور (اپنے عذاب سے) نجات دے مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں اہل ایمان سے * پس ہم نے نجات دی انہیں اور جو آپ کے ہمراہ اس کشتی میں تھے جو کھچا کھچ بھری ہوئی تھی پھر ہم نے غرق کر دیا اس کے بعد پیچھے رہ جانے والوں کو * یقیناً اس واقعہ میں بھی (عبرت) کی نشانی ہے اور نہیں تھے ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے * اور بیشک آپ کا رب ہی سب پر غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے * جھٹلایا عادنے (اپنے) رسولوں کو * جب فرمایا ان کے بھائی هودؑ نے کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے * بے شک میں تمہارے لئے رسول امین ہوں * پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو * اور میں طلب نہیں کرتا تم سے اس (خدمت) کا کوئی صلہ۔ میرا اجر تو اس پر ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے * کیا تم تعمیر کرتے ہو ہر اونچے مقام پر ایک یادگار بے فائدہ * اور اپنی رہائش کے لئے بناتے ہو مضبوط محلات اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے * (ت: ض: * ۱۱۸ تا ۱۲۹/۲۶)

۱۱۸۔ (حضرت نوح علیہ السلام نے کہا) اب میرا اور ان کا قطعی (اور آخری) فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھی مومنوں کو (ان کے ارادوں سے یا ان کی بد اعمالی کی نحوست سے) بچا لے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا

2170

کافروں کے خلاف اس لیے کی کہ انھوں نے تکذیب حق کی تھی اس وجہ سے نہیں کی تھی کہ کافروں نے آپ کو ڈرایا دھمکایا تھا آپ کی بے عزتی کی تھی یعنی آپ نے بد دعا کا سبب ظاہر کر دیا تھا کہ تکذیب حق کی وجہ سے ہی کافروں کے خلاف دعا کر رہا ہوں۔ (تفسیر مظہری)

● اور مجھے نجات بخش اور انھیں جو میرے ساتھی اہل ایمان ہیں یعنی ہم سب کو عذاب اور کفار کے ایذاء سے نجات بخش دے

۱۱۹۔ تو پھر ہم نے انھیں اور ان کے ساتھیوں کو نجات دے دی جیسا کہ انھوں نے دعا کی بھری ہوئی کشتی میں یعنی ان کے ساتھی اہل ایمان اور دیگر وہ حیوانات جو ان کے ساتھ تھے اور ضرورت کے سامان اور کھانے پینے کی اشیاء سے کشتی بھری ہوئی تھی

۱۲۰۔ پھر ان کو نجات دینے کے بعد ہم نے غرق کر دیا۔ نوح علیہ السلام کی وہ باقی قوم کو جو کشتی پر سوار نہ ہو سکی تھی

۱۲۱۔ بے شک اس میں آنے والی قوم آنے والی نسلوں کے لئے عبرت ہے یعنی نوح علیہ السلام کی قوم کے قبول حق سے روگردانی اور فقراء اور مسلمین کی تحقیر کرنے والے لوگ عبرت حاصل کریں۔ "اور نوح علیہ السلام کی قوم سے اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔ مردوں سے صرف اسی مرد اور عورتیں ایمان سے بہرہ ور ہوئے۔

۱۲۲۔ اور بے شک آپ کا پروردگار رحمٰن کافروں پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ ایسا قادر غالب ہے کہ اپنے ارادہ کے مطابق کام کرتا ہے۔ اور جو گناہوں سے توبہ کرے تو اس کے لئے رحیم ہے (روح البیان)

۱۲۳۔ قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام اور ان تمام پیغمبروں کو جن کا ہودؑ نے ذکر کیا جھٹلایا۔

۱۲۴۔ جب ان سے ان کے بھائی (نبی) ہودؑ نے کہا کیا تم نہیں ڈرتے "غیر اللہ کی پرستش سے

۱۲۵۔ "میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں" اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا

۱۲۶۔ لہٰذا توبہ کرو۔ اور ایمان لاؤ اور جن باتوں کا میں تمہیں حکم دے رہا ہوں ان میں تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

۱۲۷۔ میں اس تبلیغ توحید (وحق) پر تم سے کسی صلہ کا طلبگار نہیں میرا صلہ تو تمام جہانوں کے پروردگار کے ذمہ ہے (تفسیر ابن کثیر)

۱۲۸۔ ایسے اونچی جگہ کو کہتے ہیں ۴۴

۱۲۔ تم محض خلاف ... مضبوط قلعے تعمیر کرتے ہو گویا تم کو یہاں ہمیشہ رہنا ہے حالانکہ تم ایک

۱۲۹ یعنی تم ہر اونچی جگہ پر ... عمارتیں ... محض فخر و نمائش اور اپنی شان و شوکت کی خاطر تم عمارت ...

فانی اور زائل ہونے والی ہیں۔ مجاہد فرماتے ہیں مصانع سے مراد مضبوط برج اور عمارات ہیں۔ ایک دوسری روایت میں آپ سے اس کا معنی بروج حمام منقول ہے۔ قتادہ کہتے ہیں اس سے مراد پانی کا ماخذ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ✯ اِفْتَحْ: تو فیصلہ کر دے ✯ فَتْحًا: فیصلہ کر دینا ✯ نَجِّنِی: مجھ کو نجات دے ✯ اَلْفُلْکِ: کشتی ✯ اَلْمَشْحُوْنِ: بھرا ہوا ✯ اَغْرَقْنَا: ہم نے ڈبا دیا ✯ رِیْعٍ: ٹیلہ: وہ مکان مرتفع جو دور سے ظاہر ہو (ق)

تفہیمی خلاصہ ✯ لہٰذا میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے اور مجھے اور میرے ایماندار ساتھیوں کو نجات عطا فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے انہیں اور ان کے بھری کشتی میں سوار ساتھیوں کو بچا لیا۔ پھر بعد کو باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔ البتہ اس میں ایک واضح علامت ہے اور ان میں سے زیادہ لوگ ماننے والے ہی نہ تھے۔ تو بے شک آپ کا پروردگار قدرت والا زبردست غالب اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ قوم عاد والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی جب کہ ان کے ہم قوم بھائی ھودؑ نے کہا کہ تم اللہ کا خوف کیوں نہیں کرتے۔ میں اللہ کی طرف سے امانت دار پیغمبر ہوں۔ لہٰذا اللہ سے ڈرا کرو اور میری اتباع کرو۔ اور اس دعوت حق و تبلیغ پر میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں میرا اجر تو میرا پروردگار دے گا جو سارے جہانوں کا پالنہار ہے۔ کیا تم ہر بلند جگہ پر اونچی عمارتیں بناتے ہو بے فائدہ اور شاید ہمیشہ رہنے کو تم پختہ محلات و قصور کاریگری کے لحاظ سے گراں مایہ عمارتیں بناتے ہو۔

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ ١٣٠ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ ١٣١ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ
بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ١٣٢ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝ ١٣٣ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ ١٣٤ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ١٣٥ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ
۝ ١٣٦ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ١٣٧ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ١٣٩ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ١٤٠ كَذَّبَتْ
ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ١٤١ اِذْ قَالَ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ١٤٢ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ
۝ ١٤٣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ ١٤٤

اور جب کسی کو پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو * تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو * اور اس سے جس نے تم کو ان چیزوں سے مدد دی جن کو تم جانتے ہو ڈرو * اس نے تمہیں چارپایوں اور بیٹوں سے مدد دی * اور باغوں اور چشموں سے * مجھ کو تمہارے بارے میں بڑے (سخت) دن کے عذاب کا خوف ہے * وہ کہنے لگے ہمیں خواہ نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے یکساں ہے * یہ تو اگلوں ہی کے طریق ہیں * اور ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا * تو انہوں نے ہودؑ کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا ۔ بےشک اس میں نشانی ہے ۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے * اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان ہے * (اور) قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا * جب ان کو ان کے بھائی صالحؑ نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں * میں تو تمہارا امانت دار ہوں * تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو * (۲۶/۱۳۰ تا ۱۴۴ * ت: ج)

۱۳۰۔ ان کی سنگدلی کا یہ عالم کہ ان کی زد سے نہ اپنے محفوظ تھے نہ بیگانے وجہ یہ تھی کہ آتشیں مزاج تھے اور طبیعتوں میں انتقام کا انتہا شدید جذبہ تھا کہ رحم و درگذر کا (جیسے) کبھی نام بھی سنا ہو۔ اپنی محدود مملکت پر فخر یہ کہ ع خزانوں کے منہ کھول دیتے لیکن دردمند آشفتہ حال دیکھ کر ان کے دل میں ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو یہ ناممکن ہے

۱۳۱ - ان کی خرابیوں کے ذکر کے بعد حضرت ہودؑ انہیں خدا کا خوف دلاتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس غضب جوش میں آئے اور تمہاری اینٹ سے اینٹ بجا دے اور اپنی اطاعت و پیروی کا حکم دیتے ہیں کیونکہ ان کی نجات کا راز ہی مضمر ہے کہ وہ اپنے نبی کا دامن پکڑ لیں اور اس کے نقش قدم کو اپنا خضر راہ بنا لیں۔

۱۳۲ - "اور ڈرو اس ذات سے جس نے مدد کی ہے تمہاری ان چیزوں سے جن کو تم جانتے ہو"۔ دوبارہ تاکید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز آؤ جس نے تمہیں طرح طرح کی نعمتوں سے نشانات و احسانات سے
خرابیوں کا ذکر کرنے کے بعد حضرت ہودؑ انہیں خدا کا خوف دلاتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا
سرفراز فرمایا ہے جنہیں تم خوب جانتے ہو۔ اپنے منعم اور محسن کی حکم عدولی تمہیں زیب نہیں دیتی۔

۱۳۳ - "اس نے مدد فرمائی ہے تمہاری مویشیوں اور فرزندوں سے

۱۳۴ - "اور باغات اور چشموں سے" "ان انعامات کا اب تفصیلی ذکر فرما دیا۔ (یہ قوم احقاف کے علاقے میں آباد تھی۔ ان کا پایہ تخت حضر موت تھا۔ یہ علاقہ اس وقت بڑا زرخیز اور شاداب تھا اور بعد میں جب ان کی پیہم سرکشیوں کے باعث ان پر عذاب الٰہی آیا تو یہ علاقہ بنجر ہو کے رہ گیا (ضیاء القرآن)

۱۳۵ - "بے شک مجھے تم پر ڈر ہے ایک بڑے دن کے عذاب کا" اگر تم میری نافرمانی کرو۔

۱۳۶ - "بولے ہمیں برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں نہ ہو" ہم کسی طرح تمہاری بات نہ مانیں گے اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے

۱۳۷ - "یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں کی ریت" یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا ہے پہلوں کا دستور ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انہیں جھوٹ جانتے ہیں یا ریت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت و حیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے

۱۳۸ - "اور ہمیں عذاب ہونا نہیں" دنیا میں نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ آخرت میں عذاب (کنز الایمان)

۱۳۹ - غرض قوم ہود نے ہودؑ کو جھٹلایا ان کی بات کو صحیح نہ مانا آخر ہم نے ان کو (تیز آندھی بھیج) کر ہلاک کر دیا۔ اس قصہ میں (اللہ کی قدرت اور نبی کی صداقت کی) بڑی دلیل ہے اور ان میں اکثر لوگ مومن نہ تھے"۔ اس آخری جملہ میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ اگر قوم عاد کا بیشتر یا نصف حصہ مومن ہوتا تو ان پر عذاب نہ آتا اور قریش جو ایسے عذاب سے محفوظ ہیں وہ مومنوں کی برکت ہے۔

۱۴۰ - اور بیشک آپ کا رب ہی سب پر غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

۱۴۱ - "جھٹلایا قوم ثمود نے رسولوں کو"۔ قوم ثمود کا ذکر ہو رہا ہے جس نے اپنے محسن نبی کی مخلصانہ

2174

دعوت گرامی اعوضت سے ٹھکرا دیا جس طرح پہلی قوموں نے اپنے انبیاء کی دعوتوں کو ٹھکرا دیا تھا ۔

۱۴۲ - جب کہا انھیں ان کے بھائی صالح نے کیا تم (قہر الٰہی سے) نہیں ڈرتے

۱۴۳ - میں تمہارے لئے رسول امین ہوں

۱۴۴ - سو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور میری اطاعت کرو

قوم ثمود کا ذکر جس نے اپنے مخلص نبی حضرت صالح علیہ السلام کی مخلصانہ دعوت گرامی اعوضت کے ساتھ ٹھکرا دیا جس طرح پہلی قوموں نے اپنے انبیاء کی دعوتوں کو ٹھکرا دیا تھا ۔ حضرت صالح بھی اپنی قوم کو اپنی دیانت پاکبازی اور خیر اندیشی کا یقین دلاتے ہیں۔ خوف خداوندی دلاتے اور اپنی اطاعت کا حکم دیتے ہیں۔

لغوی اشارے ☆ بَطَشْتُمْ : تم نے پکڑا ، تم نے گرفت کی ☆ جَبَّارِيْنَ : گردن کش ، زورآور، زبردست ☆ اَمَدَّكُمْ : اس نے تمہاری مدد کی ☆ اَلْوَاعِظِيْنَ : نصیحت کرنے والے (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ☆ اور جب کبھی کسی پر گرفت کرتے ہو جبار بن کر گرفت کرتے ہو ۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا خوف کرو اور میری بات مانو ۔ اور اس ذات مطلق خدائے ذوالجلال سے خوف کرو کہ اس نے تمہاری جانی پہچانی چیزوں سے مدد فرمائی ۔ مدد کی چوپایوں ، اولاد فرزندان اور باغات سے ☆ اور چشموں سے اعانت کی ۔ فرمایا مجھے ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا تم پر آنے کا اندیشہ ہے ۔ انھوں نے جواباً کہا آپ نصیحت و ہدایت کریں یا نہ کریں ہم کو سب یکساں ہے ۔ یہ جو کچھ ہے وہ اگلے بزرگوں کا طریقہ و معمول ہے ۔ ہم کو عذاب نہیں ہوگا ۔ یوں وہ حضرت ھود علیہ السلام کی تکذیب کرتے رہے تو ہم نے ان کو ہلاک کردیا یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے ۔ اور ان لوگوں میں بہت سارے ایمان لانے والے نہ تھے ۔ آپ کا پروردگار بڑی طاقت اور ہمیشہ غلبہ رکھنے والا اور ہمیشہ مہربانی فرمانے والا ہے ۔ یونہی قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی جب ان کے ہم قوم برادر حضرت صالح نے کہا کہ کیا تم کو قہر و غضب الٰہی کا خوف نہیں ہے میں تم سب کے واسطے اللہ کا امانت والا پیغمبر ہوں لہٰذا اللہ تعالیٰ کا خوف رکھو اور میری اتباع کرو ۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ
۱۴۵
مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ
۱۴۶ ۱۴۷
۝ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَلَا
۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰
تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْٓا
۱۵۱ ۱۵۲
اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ
۱۵۳
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝
۱۵۴ ۱۵۵

میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے * کیا تم یہاں کی نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیے جاؤ گے * باغوں اور چشموں * اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم و نازک * اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے * تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو * اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو * وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور بناؤ نہیں کرتے * بولے تم پر تو جادو ہوا ہے * تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ اگر سچے ہو * فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اس کے پینے کی باری اور ایک معین دن تمہاری باری * (۲۶/۱۴۵ تا ۱۵۵ * ت: ک)

۱۴۵۔ میں تم سے (اس تبلیغ و ہدایت کا) کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ میرا سارا معاوضہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے

۱۴۶۔ کیا تم کو انہی چیزوں میں یونہی بے فکری کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا۔ جو یہاں موجود ہیں

۱۴۷۔ باغات و چشموں میں

۱۴۸۔ اور کھیتوں اور کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گندھے ہوئے ہیں

دنیا کی نعمتوں میں تم کو یونہی نہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ یا استفہام انکاری نہیں بلکہ یاد دہانی ہے ان نعمتوں کی جو اللہ نے خاص طور پر ان کو عطا فرمائی تھیں۔

۱۴۹۔ "اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر اتراتے (فخر کرتے) ہوئے مکان بناتے ہو" الجلیبیہ نے کیا

(اپنی صنعت پر) اترانے والے ٹھیک۔ مراد یہ ہے کہ اس نعمت پر اترانے والے ہو۔ ٹھیک ہو اور غرور کی وجہ سے قبولِ حق سے تکبر کرتے

۱۵۰۔ پس اللہ سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو

۱۵۱۔ اور ان حدود (بندگی) سے نکل جانے والوں کا کہنا مت مانو

۱۵۲۔ جو سرزمین میں فساد کیا کرتے ہیں اور اصلاح (کی بات) نہیں کرتے

حضرت ابن عباسؓ نے مسرفین کی مشرکین تفسیر کی * مقاتل نے کہا وہ نو آدمی تھے جنہوں نے اونٹنی کو قتل کیا تھا "زمین میں فساد کرتے ہیں یعنی اللہ کی نافرمانیوں سے ملک میں تباہی پیدا کرتے ہیں اللہ کی فرمانبرداری کر کے سنوار نہیں پیدا کرتے"

۱۵۳۔ (قوم ثمود نے) کہا تم خالص جادو زدہ لوگوں میں سے ہو۔ (یعنی تم پر جادو کر دیا گیا ہے کہ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو) یہ ترجمہ مجاہد اور قتادہ کا ہے لیکن حضرت ابن عباسؓ نے اس کا ترجمہ "بہلائے ہوئے" کیا ہے "سحرہ" اس کو کھانا پانی دے کر بہلا دیا اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ تم کھانا کھاتے ہو پانی پیتے ہو فرشتے نہیں

۱۵۴۔ "(بالکل) ہماری طرح آدمی ہو اس کے سوا کچھ نہیں ہو اس لئے نبی نہیں ہو" اگر (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو (اپنے قول کے سچا ہونے کی) کوئی دلیل پیش کرو۔ جب قوم نے دلیل نبوت طلب کی تو حضرت صالح کی دعا سے اللہ نے پتھر کی چٹان کے اندر سے ایک اونٹنی برآمد کر دی

۱۵۵۔ صالحؑ نے (اپنی قوم سے) کہا یہ ایک اونٹنی ہے (جو پتھر سے برآمد ہوئی ہے یہ میری سچائی کی نشانی ہے) ایک روز اس کے لئے پانی کا حصہ (مقرر) ہے اور ایک معین دن تمہارے لئے پانی کا حصہ ہے۔ پس تم لوگ اپنے حصہ پر اکتفا کرنا اور اس کے حصہ میں مداخلت نہ کرنا۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے * تُتْرَكُونَ : تم چھوڑ دیے جاؤ گے * هٰهُنَا : یہاں * زُرُوعٍ : کھیتیاں * تَنْحِتُونَ : تم تراشتے ہو * فَارِهِينَ : مہارت کے ساتھ، غرور کے ساتھ اتراتے ہوئے * مُسَحَّرِينَ : جادو زدہ، جمع ہونا۔ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ * اس پر (دعوتِ حق و تبلیغ و ہدایت) میں تم سے کسی طرح کے اجر کا طالب نہیں میرا معاوضہ میرے پروردگار پر ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم امن و راحت کے ساتھ یہاں دنیا کی نعمتوں میں چھوڑ دیے جاؤ گے باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور نیچے ہوئے خوشوں کے کھجوروں کے درختوں میں۔ تم خوب زور میں مہارت کے ساتھ اپنے گھر تراش کر بناتے ہو۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور بے ہودہ مسرفین کی راہ پر مت چلو جو ملک میں فساد برپا کرتے ہیں سدھار سنوار نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ تم تو سحر زدہ ہو۔ تم ہم جیسے ہی آدمی ہو اگر کوئی نشانی معجزہ دلیل لائے ہو تو پیش کرو۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا معجزہ نشانی یہ اونٹنی ہے اس کے پانی پینے کا ایک معین دن ہے اور تمہارے پینے کا ایک دن مقرر ہے

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ١٥٦ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نٰدِمِينَ ۝ ١٥٧
فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ ١٥٨ وَ
إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ ١٥٩ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ ١٦٠ إِذْ قَالَ
لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ ١٦١ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ ١٦٢ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُونِ ۝ ١٦٣ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝
أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِينَ ۝ ١٦٥ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم
بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۝ ١٦٦

اور اس کو برائی سے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ تم کو بڑے دن کی آفت آ پکڑے گی * سو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر تو وہ بھی پشیمان ہو کر رہ گئے * پس ان کو اسی آفت نے آ لیا البتہ اس میں (بڑی) نشانی ہے اور ان میں سے اکثر تو ماننے والے بھی نہ تھے * اور البتہ آپ کا رب تو بڑا زبردست (اور) مہربان ہے * (اسی طرح) قوم لوط نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا * جب کہ ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے * میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں * سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو * اور میں تم سے اس پر کچھ مزدوری نہیں مانگتا ہوں (اس لئے کہ) میری مزدوری تو رب العالمین ہی پر ہے * کیا تم دنیا میں لڑکوں ہی پر پلے پڑتے ہو * اور وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑے دیتے ہو بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو *
(٢٦/١٥٦ تا ١٦٦ * ت : ع)

١٥٦۔ "اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھونا" نہ اس کو مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو۔ "کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آ لے گا" نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور کثرت تھا کہ جس دن وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا۔

١٥٧۔ اس پر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ "کونچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ

2178

اس لئے اس فعل سے راضی تھے اس لئے کونچیں کاٹنے کی نسبت ان سب کی طرف کی گئی ہے۔ "پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے" کونچیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تائبانہ نادم ہوئے ہوں یا یہ بات کہ آثار عذاب دیکھ کر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں۔

۱۵۸ - "تو انہیں عذاب نے آ لیا" "جس کی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہو گئے" "بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے"۔

(کنز الایمان۔ حاشیہ

۱۵۹ - بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے

۱۶۰ - قوم لوط نے پیغمبروں کی تکذیب کی

۱۶۱ - جب ان سے ان کے بھائی (وطنی بھائی یا ساتھی) لوط نے کہا کیا تم (اللہ کے عذاب سے) نہیں ڈرتے

۱۶۲ - میں بلاشبہ تمہاری ہدایت کے لئے (اللہ کی طرف سے) بھیجا گیا ہوں (اور فرائض رسالت ادا کرنے میں) امانت دار ہوں

۱۶۳ - پس تم اللہ سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو (میرا کہا مانو)

۱۶۴ - اور میں اس کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے

۱۶۵ - کیا تمام دنیا جہاں والوں میں سے تم (یہ حرکت کرتے ہو کہ) مردوں سے فعل بد کرتے ہو۔ یعنی سارے جہان سے ہٹ کر سب کے خلاف تم مردوں سے لواطت کرتے ہو۔ دنیا میں کوئی مخلوق بھی اس عمل میں تمہاری شریک نہیں ہے کوئی بھی یہ حرکت نہیں کرتا۔ اس مطلب پر عالمین سے مراد ہر جماع کرنے والا (خواہ مرد ہو یا کوئی اور) یا یہ مطلب ہے کہ آدمیوں میں سے تم ہی مردوں سے لواطت کرتے ہو اور کوئی آدمی ایسا نہیں کرتا۔ اس مطلب پر العالمین سے مراد آدمی ہوں گے

۱۶۶ - اور جو بیبیاں اللہ نے تمہارے لئے پیدا کی ہیں ان کو چھوڑے رہتے ہو یا یہ مطلب ہے کہ تمہاری بیبیوں کا جو مقام اللہ نے تمہارے لئے بنایا ہے تم اس کو چھوڑے رکھتے ہو (یعنی عورتوں سے صنفی مجامعت نہیں کرتے بلکہ ان سے بھی لواطت کرتے ہو) وہ لوگ عورتوں سے بھی لواطت کرتے تھے یعنی تمہاری بیبیوں کا جو حصہ جسم اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے اسے چھوڑے رکھتے ہو۔ اس مطلب پر آیت سے عورتوں سے لواطت کرنے کی حرمت پر استدلال کیا جا سکتا ہے بیوی یا باندی کا

"بلکہ تم حد سے تجاوز کرنے والے ہی لوگ ہو" یعنی شہوت رانی میں حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہو۔ شہوت
کو پورا کرنے میں تم تمام لوگوں کی حد بندیوں سے آگے بڑھنے والے بلکہ جانوروں سے بھی اس معاملہ میں بڑھ کر ہو
یا یہ مطلب ہے کہ گناہوں میں تم حد سے بڑھے ہوئے ہو یا یہ مطلب ہے کہ اس نالائق حرکت کی وجہ سے تم
اس بات کے مستحق ہو کہ تم کو حد سے تجاوز کرنے والا کہا جائے (تفسیر مظہری۔ حاشیہ)

لغوی اشارے * تَمَسُّوْهَا : تم اس کو ہاتھ لگاؤ۔ تم اس کو چھوؤ * عَقَرُوْهَا : انھوں نے
اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں * تَذَرُوْنَ : تم چھوڑتے ہو، تم چھوڑ دو گے * اَزْوَاجِكُمْ : تمہاری بیبیاں

تفہیمی خلاصہ * اور اس کو ضرر نہ پہنچانا کہ جس کی پاداش میں تم بڑے دن کے عذاب کے شکار ہو جاؤ۔ ان کم نصیبوں
نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر پچھتانے افسوس کرنے لگے * لہذا وہ عذاب کا شکار ہوئے یہ واقعہ بھی
عبرت کا نشان رکھتا ہے ان لوگوں میں زیادہ ایمان سے بہرہ مند ہونے والے نہ تھے * یقیناً آپ کا پروردگار ہی
طاقت و قدرت و عزت والا ہے اور بہت مہربانی فرماتا ہے * قوم لوط نے اپنے نبیوں کی تکذیب کی۔ جب ان
سے ان کے ہم وطن بھائی حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ عذاب الٰہی سے خوف نہیں کرتے * فرمایا
یقیناً میں تمہارے لئے امانت دار پیغمبر ہوں۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو۔ اور میں تم سے
اس دعوت حق و تبلیغ اور ہدایت کے معاوضہ کا طالب نہیں ہوں۔ میرا اجر تو اس ذات یکتا کے ذمہ
ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ کیا تم بدفعلی کرتے ہو مردوں کے ساتھ۔ اور ان سے الگ ہو جاتے
ہو جو تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں یعنی اپنی بیویوں سے اعراض کرتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے گزرنے والے ہو۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ ۱۶۷ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ
مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ۘ ۱۶۸ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۶۹ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
اَجْمَعِيْنَ ۝ ۱۷۰ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ۚ ۱۷۱ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ۚ ۱۷۲ وَاَمْطَرْنَا
عَلَيْهِمْ مَّطَرًاۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ۱۷۳ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةًؕ وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ؑ كَذَّبَ اَصْحٰبُ
لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ۚ ۱۷۴ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ۚ ۱۷۵ ۱۷۶ ** فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ ۝ۚ ۱۷۷ وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ؕ ۱۸۰

** اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ۙ ۱۷۸

وہ (غصہ سے) کہنے لگے (خاموش!) اے لوطؑ! اگر تم اس سے باز نہ آئے تو تمہیں ضرور ملک بدر کر دیا جائے گا
* آپ نے فرمایا (سن لو!) میں تمہارے اس (گندے) فعل سے بیزار ہوں۔ میرے مالک! نجات دے
مجھے اور میرے اہل و عیال کو اس (کی شامت) سے جو وہ کرتے ہیں۔ سو ہم نے نجات دے دی اسے اور اس
کے سب اہل کو * سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں تھی * پھر ہم نے نام و نشان مٹا دیا دوسروں
کا * اور برسائی ہم نے ان پر (پتھروں) کی بارش پس بڑی تباہ کن تھی وہ بارش جو برسی ان پر جنہیں ڈرایا
گیا (اور وہ باز نہ آئے) * بے شک اس میں بھی (عبرت کی) نشانی ہے اور نہیں تھے ان میں سے اکثر لوگ
ایمان والے * اور بلاشبہ (اے محبوب) آپ کا پروردگار ہی عزیز رحیم ہے * جھٹلایا اہل ایکہ نے
بھی (اپنے) رسولوں کو * جب فرمایا انہیں شعیبؑ نے کیا تم (قہر الٰہی سے) نہیں ڈرتے * بے شک میں
تمہارے لئے رسول امین ہوں * پس ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور میری پیروی کرو * اور میں طلب نہیں
کرتا تم سے اس پر کوئی اجر۔ میرا اجر تو اس کے ذمہ ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے *

(ض: ت * ۱۶۷ تا ۱۸۰/۲۶)

۱۶۷: بولے اے لوط! اگر تم باز نہ آئے " نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے " تو ضرور نکال
دیے جاؤ گے " شہر سے اور نہیں یہاں رہنے نہ دیا جائے گا۔

2181

۱۶۸۔ "فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں"۔ اور مجھے اس سے نہایت دشمنی ہے پھر آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی۔

۱۶۹۔ "اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا" یعنی ان کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ۔

۱۷۰۔ "تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات بخشی" یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے

۱۷۱۔ "مگر ایک بڑھیا کو پیچھے رہ گئی" جو آپ کی بی بی تھیں اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی ہے۔ کے حکم میں ہوتا ہے اسی لئے وہ بڑھیا گرفتار عذاب ہوئی اور نجات نہ پائی

۱۷۲۔ "پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا"۔

۱۷۳۔ اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا"۔ پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا (کنز الایمان حاشیہ)

یا برا مینہ تھا ان لوگوں کا جن کو عذاب سے ڈرایا گیا۔

۱۷۴۔ اس میں بلاشبہ (اللہ کی قدرت اور پیغمبروں کی صداقت کی) دلیل ہے اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے

۱۷۵۔ اور آپ کا رب بلاشبہ غالب (اور) بڑا مہربان ہے

۱۷۶۔ بن والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا (جھوٹا قرار دیا) * ایک درختوں کی گھنی جھاڑی۔ بن یا مدین کے قریب ایک گھنا جنگل تھا جس میں کچھ لوگ رہتے تھے۔ گروہ مدین والوں سے الگ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین والوں کی ہدایت کے لئے مامور کیا تھا اسی طرح جنگل کے باشندوں کی ہدایت کے لئے بھی مقرر کیا تھا۔ حضرت شعیب اہل مدین میں سے تھے اصحاب ایکہ میں سے نہ تھے

۱۷۷۔ جب کہ شعیبؑ نے کہا کیا تم (اللہ کے عذاب سے) نہیں ڈرتے

۱۷۸۔ میں تمہارے لئے (اللہ کا) امانت دار فرستادہ ہوں۔

۱۷۹۔ اللہ سے ڈرو اور کہنے پر چلو

۱۸۰۔ میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی تبلیغ اور طرز تبلیغ کو ایک ہی عبارت میں نقل کیا کیونکہ سب نے ہی اللہ سے ڈرنے اس کی اطاعت کرنے اور اس کی عبادت میں شرک نہ کرنے کا حکم دیا سب ہی نے تبلیغ رسالت کا معاوضہ طلب نہ کرنے کا اظہار کیا اور سب نے ہی اپنی دعوت کا ثواب اللہ کے ذمہ قرار دیا۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ✡ مُخرَجِین : اخراج مصدر ، نکالے گئے ، نکالے ہوئے ✡ القَالِین : بیزار ہونے والے ، سخت نفرت کرنے والے ، چھوڑ دینے والے ✡ عَجُوز : بڑھیا ، پیرزن ✡ الغَابِرِین : باقی رہنے والے ، پیچھے رہ جانے والے ، نجات سے رہ جانے والے ، ہلاک ہونے والے ✡ دَمَّرنَا : ہم اکھیڑ مارا

تفہیمی خلاصہ ✡ قوم کے لوگوں نے کہا کہ اے لوط اگر آپ نے ہمیں روکنا ٹوکنا نہ چھوڑا ان باتوں سے باز نہ آئے تو آپ کو شہر بدر کر دیا جائے گا ۔ حضرت لوطؑ نے فرمایا کہ میں تمہارے ان تمام اعمال بد سے سخت بیزار ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے اور میرے گھر والوں کو ان لوگوں کے اعمال اور برائیوں سے بچا اور نجات عطا فرما ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر ہم نے لوطؑ کو اور اس کے افراد خانہ کو بچا لیا ۔ بجز ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ گئی تھی پھر سب ہلاک کر دیے گئے ۔ اور ان پر سنگ باری ہوئی وہ کیا ہی ہلاکت خیز برسات تھی جنہیں خوف دلایا جا چکا تھا ان پر ہوئی تھی ۔ اس میں ایک عبرت انگیز نشانی تھی اور ان میں زیادہ تر ایمان لانے والے نہ تھے ۔ اور یقیناً آپ کا پروردگار بڑی قدرت والا اور ہمیشہ مہربان ہے ۔ اصحاب ایکہ (بن والے) نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی ۔ جب حضرت شعیبؑ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم اللہ سے خوف نہیں کرتے ۔ میں تمہاری جانب اللہ کا امانت دار پیغمبر ہوں جو مبعوث کیا گیا ہوں ۔ لہٰذا اللہ سے ڈرتے رہو اور میری بات مانو ۔ اور میں تم سے اس کار ہدایت و پیغمبری پر کسی اجرت کا طالب نہیں میرا اجر تو سارے جہانوں کے پروردگار کے ذمہ کرم پر ہے

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۝ ١٨١ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۝ ١٨٢ وَلَا
تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ ١٨٣ وَاتَّقُوا الَّذِي
خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ۝ ١٨٤ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝ ١٨٥ وَمَا أَنْتَ
إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ ١٨٦ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ
السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ ١٨٧ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ١٨٨ فَكَذَّبُوهُ
فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ١٨٩ إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ١٩٠ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
الرَّحِيمُ ۝ ١٩١

(دیکھو) پیمانہ پورا بھرا کرو اور نقصان نہ کیا کرو * اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو * اور لوگوں
کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں فساد نہ کرتے پھرو * اور اس سے ڈرو جس نے تم کو اور پہلی
خلقت کو پیدا کیا * وہ کہنے لگے کہ تم تو جادو زدہ ہو * اور تم اور کچھ نہیں ہم ہی جیسے آدمی ہو
اور ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو * اگر سچے ہو تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا لا کر گراؤ *
(شعیب نے کہا) کہ جو کام تم کرتے ہو میرا پروردگار اس سے خوب واقف ہے * تو ان لوگوں نے
ان کو جھٹلایا پس سائبان کے عذاب نے ان کو آ پکڑا۔ بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا
عذاب تھا * اس میں یقیناً نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے * اور تمہارا
پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے * ت:ج * ۱۹۱ تا ۱۸۱/۲۶) 3/5/12

۱۸۱ - "ناپ پورا کرو اور گھٹانے والوں میں نہ ہو" لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ تول میں

۱۸۲ - "اور سیدھی ترازو سے تولو"

۱۸۳ - "اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے نہ دو۔ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو" رہزنی اور لوٹ مار کرکے

2184

اور کھیتیاں تباہ کر کے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان سے منع فرمایا

۱۸۴۔ "اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق کو"

۱۸۵۔ "بولے تم پر جادو ہوا ہے"

۱۸۶۔ "تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی" نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت یہی کہا کرتے تھے جیسا کہ آج کل بعض فاسد العقیدہ کہتے ہیں "اور بیشک ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں"۔

۱۸۷۔ تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر تم سچے ہو" نبوت کے دعویٰ میں۔ (کنزالایمان و حاشیہ)

۱۸۸۔ (حضرت شعیب علیہ السلام نے) کہا جو کچھ تم کرتے ہو میرا رب اس سے خوب واقف ہے "یعنی یعنی تم کو جو کم تولتے ہو ناپتے ہو بولتے ہو، قتل کرتے اور ایذا کرتے ہو اس سے میرا رب خوب واقف ہے وہی اگر چاہے گا تو اس کی سزا تم کو جب چاہے گا دے گا عذاب لانے کا اختیار مجھے نہیں ہے میری ذمہ داری تو صرف تبلیغ و دعوت کی ہے

۱۸۹۔ غرض ایکہ والوں نے شعیبؑ کی تکذیب کی اس لئے یوم الظلہ (سائبان کے دن) کے عذاب نے ان کو آپکڑا۔ بے شک یہ یوم عظیم کا عذاب تھا (یعنی عذاب عظیم تھا جو اس روز واقع ہوا) اس کی صورت یہ ہوئی کہ ایکہ والوں کے جنگل میں سخت گرمی پڑی، کوئی بے تاب ہو کر تہ خانوں میں گھس گئے اندر پہنچے تو وہاں اور بھی شدید گرمی محسوس ہوئی گھبرا کر باہر آ گئے اس وقت آسمان پر ایک بدلی آئی اور بدلی کے سائے میں سب جمع ہو گئے۔ اسی بدلی کو ظلہ (سائبان) کہا گیا ہے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ بادل سے آگ برسنے لگی سب جل بھن گئے۔ یہ قصہ سورت ھود میں گزر چکا ہے۔

۱۹۰۔ اس قصہ میں درحقیقت (عبرت اندوزی) کی بڑی نشانی تھی اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے

۱۹۱۔ اور یہ بات قطعی ہے کہ آپ کا رب ہی غالب اور مہربان ہے۔

مذکورہ تمام قصے مختصر طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے لئے بیان کئے گئے تاکہ آپ صبر کریں اور سمجھ لیں کہ ہر پیغمبر کی قوم والوں کی طرف سے تکذیب ہوا ہے اور سب پیغمبروں نے استقامت تامہ رکھی آخر پیغمبروں کے منکر ہلاک کر دیئے گئے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرنے والوں کے لئے عذاب کی دھمکی بھی ہے

(تفسیر مظہری)

لغوی اشارے * الْكَيْلُ : مصدر (ض ر ب) پیمانے سے غلہ وغیرہ چیزیں ناپنا * مُخْسِرِيْنَ : تول میں کمی کرنے والے، وزن میں کمی کرنے کے دو معنی ہیں * الوزنوا : انہوں نے تول کر دیا * الْقِسْطَاسِ : انصاف کی ترازو یا بہ ترازو مراد انصاف * تَبْخَسُوْا : تم کم دینے لگو۔ تم گھٹاتے رہو * تَعْثَوْا : تم فساد کرو * جِبِلَّة : خلقت، خلائق * نَظُنُّكَ : ہم تجھے سمجھتے ہیں۔ ہم تجھے خیال کرتے ہیں * كِسَفًا : ٹکڑے (ل ق)

تفہیمی خلاصہ * حکم ہو رہا ہے کہ ناپ تول صحیح اور پورا پورا کرو کم ناپنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔ اچھی اور صحیح ترازو سے تولا کرو۔ لوگوں کو ان کے مول مال کے بدلہ صحیح دو کم نہ دو جو وہ خریدیں اور زمین میں فتنہ وفساد دنگا جھگڑے نہ پھیلاؤ۔ اور اس ذات یکتا خالق اکبر سے ڈرتے رہو جس نے تم کو اور تم سے پہلے والوں کو پیدا کیا۔ (قوم والوں نے) کہا کہ تم ان لوگوں میں شامل ہو جن پر سحر کیا گیا ہے۔ اور تم ہماری طرح ایک آدمی ہو اور ہم تمہارے متعلق یہ خیال رکھتے ہیں کہ تم کاذبوں میں سے ہو۔ ہم پر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرا دو اگر سچوں میں سے ہو۔ شعیب علیہ السلام نے فرمایا تم جو کر رہے ہو اس کو میرا پروردگار خوب جانتا ہے۔ قوم والوں نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی تو سائبان والے دن کے عذاب میں گھر گئے۔ بلاشبہ یہ بڑے دن کا بڑا عذاب تھا۔ یقیناً اس واقعہ میں بھی عبرت کا نشان ہے اور ان میں سے زیادہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ یقیناً آپ کا پروردگار ہی ہر ایک پر غالب اور سدا مہربانی فرمانے والا ہے۔

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ ۱۹۲ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ ۱۹۳ عَلٰى قَلْبِكَ
لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝ ۱۹۴ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ ۱۹۵ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝ ۱۹۶
أَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمٰٓؤُا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۝ ۱۹۷ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ
عَلٰى بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ۝ ۱۹۸ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ ۱۹۹ كَذٰلِكَ
سَلَكْنٰهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝ ۲۰۰ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ
۝ ۲۰۱ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ ۲۰۲ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ۝ ۲۰۳
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ ۲۰۴

اور بے شک یہ قرآن رب العلمین کا اتارا ہوا ہے * اسے روح الامین لے کر اترا * تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ * روشن عربی زبان میں * اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے * اور کیا یہ ان کے لئے نشانی نہ تھی کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم * اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے * کہ وہ انہیں پڑھ کر سناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے * ہم نے یونہی جھٹلانا پیرا دیا ہے مجرموں کے دلوں میں * وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب * تو وہ اچانک ان پر آجائے گا اور انہیں خبر نہ ہوگی * تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی * تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں
(ک ت * ۲۶/۱۹۲ تا ۲۰۴)

۱۹۲ ۔ یہ کلام پاک کسی انسان کا وضع کردہ نہیں بلکہ اسے اس خدا نے اتارا ہے جو رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت جس نے انسان کی جسمانی ضروریات کو بہم پہنچایا اس کی شان سے یہ بعید تھا کہ وہ اس کی روحانی ترقی کے لئے کوئی انتظام نہ فرماتا چنانچہ انسان کے اسی روحانی پہلو کو معراج کمال تک پہنچانے کے لئے یہ کتاب مقدس نازل فرمائی ۔

۱۹۳ ۔ اور جس فرشتے کے ذریعہ یہ کتاب نازل ہوئی وہ روح الامین ہے یعنی وہ سراپا روحانیت بھی ہے اور امین بھی ہے ۔ مبادا نہ اس میں ملاوٹ یا ادنیٰ سا ردو بدل کا امکان ہے ۔

۱۹۴ - اس کا نزول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب منور پر ہوا اور جو چیز دل پر اترتی ہے اس میں کسی کمی بیشی
کا احتمال ہوتا ہے اور نہ یہ امکان کہ اس کو صحیح طور پر سمجھا نہ گیا ہو ۔ روح المعانی میں لکھا ہے کہ صحیح قول یہ ہے
کہ جس طرح معانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا کرتے تھے اسی طرح الفاظ بھی اسی کی طرف سے ہوا کرتے تھے ۔ جب
جبرئیل علیہ السلام ان الفاظ وحی کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے تھے حضور تو اسے اپنے قلب سعید کے ساتھ
انہیں سنتے اور محفوظ رکھتے ۔ اس کا سماع بشری حواس سے نہیں ہوا کرتا تھا اسی وجہ سے نزول وحی کے وقت
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر پر اغماء کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی ۔

۱۹۵ - یہ ایسی عربی زبان میں ہے جو بالکل واضح ہے ۔

۱۹۶ - اور اس کا (ذکر خیر) پہلے قوموں کی کتابوں میں بھی ہے ۔" اولین سے مراد سابقہ انبیاء و رسل ہیں
یعنی اس کتاب مقدس کا تذکرہ پہلی کتابوں میں مذکور ہے ۔ انہ کا مرجع حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ذات بابرکت بھی ہو سکتی ہے ۔ اس صورت میں آیت کا معنی ہوگا جس رسول کے قلب منور پر یہ کتاب
نازل کی گئی ان کے محامد و صفات سے سابقہ آسمانی کتابیں بھری ہوئی ہیں سب انبیاء نے اپنی امتوں
کو حضور کی آمد کی اطلاع دی اور حضور پر ایمان لانے کی تاکید کی ۔

۱۹۷ - اہل مکہ یہود کو صاحب کتاب اور اہل علم خیال کرتے تھے ۔ انہوں نے ایک وفد یثرب کے علماء یہود
کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ نبی اکرم کے متعلق ان سے کچھ دریافت کریں علماء یہود نے بتایا کہ ان
کے ظہور کا وقت آگیا ہے اور ان کی نعت اور صفات تورات میں موجود ہیں لیکن اہل مکہ پھر
بھی ایمان نہ لائے آیت میں اسی طرف اشارہ ہے ۔ (ضیاء القرآن)

۱۹۸ - "اور اگر ہم کسی عجمی پر اس قرآن کو اتار دیتے"

۱۹۹ - اور وہ ان کو پڑھ کر سناتا تو یہ اس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے ۔" الاعجمین اعجم کی
جمع ہے اعجم یعنی جو فصیح عربی اچھی طرح نہ بول سکے خواہ نسباً عربی ہی ہو ۔ عجمی کی نسبت عجم کی طرف
ہے یعنی جو نسباً عرب نہ ہو خواہ فصیح عربی بولتا ہو اس تشریح لغوی کی بنا پر آیت کا یہ معنی ہوگا کہ
اگر ہم یہ قرآن کسی ایسے شخص پر نازل کرتے جس کی عربی زبان فصیح نہ ہوتی ۔ (تفسیر مظہری)

۲۰۰ - ایسے طریق عجیب سے ہم نے داخل کیا قرآن کو مجرمین یعنی مشرکین عرب کے دلوں میں تو انہوں نے

قرآن کے معانی اور اس کے اعجاز کو مکمل طور پر جان لیا۔

۲۰۱ - (پھر بھی اس پر) ایمان نہ لائے بوجہ عناد کے یہاں تک کہ عذاب دردناک کو دیکھ لیتے جو انہیں ایمان لانے پر مجبور کرتا لیکن اس وقت ان کا ماننا ان کے لئے مفید نہ ہوتا

۲۰۲ - سو ان کے پاس عذاب آ جائے گا اچانک یعنی دنیا و آخرت کا عذاب اچانک آئے گا اور وہ اس اچانک عذاب کے آنے کو جانتے سمجھتے نہ تھے یعنی انہیں اس کا اچانک آنا معلوم نہ تھا

۲۰۳ - تو حسرت سے کہیں گے کہ افسوس ہم ایمان نہ لائے کاش ہمیں مہلت مل جاتی تاکہ ہم جو بات چوک گئی اس کی تلافی کر لیتے۔ کیا ہمیں مہلت مل جائے گی تاکہ ہم ایمان لائیں

۲۰۴ - "کیا وہ ہمارے عذاب کو بعجلت مانگ رہے ہیں" ان کا یہ حال ہے کہ ادھر تو عذاب مانگتے ہیں جب آ گیا تو مہلت چاہتے ہیں ان کے دونوں طریقوں میں منافات ہے جو کہ مخفی نہیں (روح البیان)

لغوی اشارے ☆ اعجمین: اوپری زبان والے عجمی لوگ اعجم کی جمع ☆ سلکنٰہ: ہم نے اس کو داخل کر دیا، ہم نے اس کو چلایا ☆ بغتۃً: ایکدم، اچانک، یکایک ☆ منظرون: مہلت دیے ہوئے (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ☆ قرآن کریم تو تمام جہانوں کے پروردگار کا نازل کیا ہوا ہے۔ اس کو روح الامین جبرئیلؑ لے کر آئے ہیں (اے حبیبؐ) آپ کے قلب اطہر پر۔ تاکہ آپ ڈر سنائیں۔ صاف اور واضح زبان عربی میں۔ اس قرآن مقدس کا ذکر سابقہ کتب میں ہے یقیناً۔ بنی اسرائیل کے علماء اس نبی کو جانتے ہیں کیا یہ ان کے لئے نشانی نہیں تھی۔

اگر ہم اسے کسی غیر عرب پر اتارتے۔ اور وہ اس کی تلاوت کرتا تب بھی اس پر ایمان نہ لاتے۔ یونہی ہم نے انکار رچا دیا ہے گنہ گاروں کے قلوب میں۔ وہ دردناک عذاب دیکھے بنا اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ پھر دفعتاً ان پر عذاب آ جائے گا کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔ تو اس دم کہیں گے کہ کیا ہم کو کچھ مہلت مل سکتی ہے۔ تو کیا وہ عذاب الٰہی کی جلدی کر رہے ہیں۔

أَفَرَءَيْتَ إِن مَّتَّعْنَٰهُمْ سِنِينَ ۝ ٢٠٥ ثُمَّ جَآءَهُم مَّا كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ۝ ٢٠٦ مَآ أَغْنَىٰ
عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يُمَتَّعُونَ ۝ ٢٠٧ وَمَآ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ۝ ٢٠٨
ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ۝ ٢٠٩ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ ٱلشَّيَٰطِينُ ۝ ٢١٠ وَمَا يَنۢبَغِى لَهُمْ
وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ ٢١١ إِنَّهُمْ عَنِ ٱلسَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ۝ ٢١٢ فَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ
إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَكُونَ مِنَ ٱلْمُعَذَّبِينَ ۝ ٢١٣ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ ۝ ٢١٤
وَٱخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۝ ٢١٥ فَإِنْ عَصَوْكَ
فَقُلْ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ ٢١٦

دیکھو تو سہی اگر ہم ان کو چند برس (دنیا کے) فائدے اٹھانے بھی دیں * پھر ان کے پاس وہ عذاب آجائے کہ جس کا ان کو خوف دلایا جاتا ہے * تو جو کچھ انہوں نے فائدے اٹھائے ہیں ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے * اور ہم نے ایسی کوئی بھی بستی ہلاک نہ کی جس کے لئے آگاہی دینے والے نہ آئے ہوں * یہ (قرآن) نصیحت سے یاد دلانے کے لئے۔ اور ہم نے کسی پر ظلم نہیں کیا * اور قرآن کو شیاطین لے کر نہیں اترے * اور نہ یہ ان کا کام ہے اور نہ وہ اس کو کر سکتے ہیں * وہ تو سننے کی جگہ سے بھی دور کر دیے گئے ہیں * پس اللہ کے ساتھ اور کسی معبود کو نہ پکارنا ورنہ تم بھی عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے * اور اپنے قریبی قرابت داروں کو بھی ڈراؤ * اور جو ایمان والے آپ کے تابع ہیں ان کے لئے اپنا بازو جھکائے رکھو * پھر مشرک نافرمانی کریں تو کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے بری الذمہ ہوں * (۲۶/۲۰۵ تا ۲۱۶ * ت: ح)

۲۰۵ - "بھلا دیکھو تو اگر ہم برسہا برس ان کو لطف اندوز ہونے دیں"۔

۲۰۶ - پھر بعد میں ان پر وہ عذاب آجائے جس سے ان کو ڈرایا جاتا تھا (رہا)

۲۰۷ - تو وہ ان کا یہ ممتع اندوز ہونا ان کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکے گا (عذاب کو ان سے دفع نہیں کر سکے گا

آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب عذاب الیم ناگہاں آ پہنچتا اور یہ عذاب کو اپنے سامنے دیکھ لیں گے تو
کہیں گے کاش ہم کو کچھ مہلت دے دی جاتی لیکن ان کو مہلت نہیں دی جائے گی اور بالفرض اگر مہلت
دے بھی دی جائے تو اس مہلت دینے سے ان کو کیا فائدہ پہنچتا اگر ہم ان کو برسوں لطف اندوز ہونے دیں
پھر ان پر وہی موعود عذاب آ جائے تو اس مہلت سے وہ عذاب دفع نہ ہوتا اور درازی مہلت ان کو
دفع عذاب کا فائدہ دے سکے گی نہ تخفیف عذاب کا بلکہ یہ ساری تمتع اندوزی اور عیش و آرام
سب کچھ بھول جائیں گے اور ایسا معلوم ہوگا کہ کبھی آسائش دیکھی ہی نہیں ۔ (تفسیر مظہری)

۲۰۸ ۔ ہم نے تباہ شدہ شہروں میں سے کوئی شہر تباہ نہ کیا مگر اس کے لئے ڈرانے والے بھیجے جنہوں نے انہیں
خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا ۔

۲۰۹ ۔ نصیحت دینے اور اتمام حجت کے لئے اور ہم ظالم نہیں کہ ہم غیر ظالموں کو تباہ کر ڈالیں ۔

۲۱۰ ۔ "قرآن مجید کو شیاطین لے کر نہیں آتے"۔ مقاتل نے کہا کہ مشرکین قریش کا معاندانہ اور باطل تصور تھا
کہ حضور اقدس کاہن ہیں اور آپ کے پاس جن آتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت شریفہ
سے پہلے ہر کاہن کے ساتھ ایک جن ہوتا تھا جو وہ آسمان کی خبریں اور دوزخ کی باتیں بتا سکتا تھا
مشرکین نے سمجھا کہ شاید قرآن مجید بھی اسی قسم سے ہے اللہ تعالیٰ نے قریش کے اس غلط اور جھوٹے تصور کا
رد فرمایا کہ "اسے شیاطین نے نہیں بلکہ روح الامین لے کر آیا ہے"

۲۱۱ ۔ "اور ان کے لئے کوئی جواز نہیں کہ وہ آسمان سے قرآن لائیں اور نہ وہ اس قسم کی کوئی طاقت
وقدرت رکھتے ہیں"

۲۱۲ ۔ بیشک رسول اکرم حبیب محتشم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت پاک کے بعد وہ
ملائکہ کے کلام کو سننے سے روکے گئے ہیں جبکہ اس سے قبل انہیں کچھ نہ کچھ ممکن تھا کیونکہ اب
انہیں ستاروں سے رجم کیا جاتا ہے اور انہیں آسمان پر چڑھنے نہیں دیا جاتا ۔ (روح البیان)

۲۱۳ ۔ اللہ تعالیٰ جو وحدہ لا شریک ہے اس کے ساتھ کسی غیر کو خدا سمجھ کر مت پکارو ۔ اگر تم
نے ایسا کیا تو عذاب میں مبتلا کر دیے جاؤ گے ۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا (گو خطاب رسول اللہ کو
ہے لیکن حقیقت میں) اس سے دوسروں کو ڈرانا مقصود ہے ۔ علامہ عثمانی لکھتے ہیں "فرمایا رسول کو اور سنایا
اوروں کو" (ضیاء القرآن)

۲۱۴۔ "اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ" حضور کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں اعلانیہ ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔

۲۱۵۔ "اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ" یعنی لطف و کرم فرماؤ "اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے" جو صدق و اخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں

۲۱۶۔ "تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرما دو میں تمہارے کاموں سے بے علاقہ (بری) ہوں" (کنزالایمان حاشیہ)

لغوی اشارے ٭ مَتَّعْنَا: ہم نے دنیوی سامان دے کر بہرہ مند کیا ٭ سِنِیْنَ: سال، برس، قحط ٭ یُوْعَدُوْنَ: ان کو وعید دی جاتی ہے، دی جاری ہے، وہ عذاب ان سے کیا جا رہا ہے ٭ اَغْنٰی: وہ کام آیا، اس نے غنی بنا دیا، اس نے دولت دی ٭ ذِکْرٰی: نصیحت کرنا ٭ مَعْزُوْلُوْنَ: الگ کئے ہوئے، دور کئے گئے ٭ عَشِیْرَتَکَ: تمہارا کنبہ، تمہارا قبیلہ، تمہارے رشتہ دار، تمہاری برادری (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ٭ کیا آپ نے سوچا کہ اگر ان کو چند سال لطف اٹھانے دیں۔ پھر اس مدت کے گزرنے کے بعد عذاب ان پر آجائے جس کا انھیں خوف دلایا جاتا تھا۔ تو کیا کچھ فائدہ دیں گے ان کے ساز و سامان۔ جس بستی کو تباہ کیا گیا اس کے لئے پہلے ڈرانے سمجھانے والے بھیجے گئے۔ انھیں یاد دلانے سمجھانے کے لئے ہم ظلم کرنے والے نہ تھے۔ اس قرآن کریم کو لے کر شیاطین نہیں اترے۔ اور نہ یہ ان کے مناسب ہے اور نہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ انھیں محض شیطانوں کو فرشتوں کی باتیں سننے سے روک دیا گیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سوا اور اس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو ورنہ ہو جاؤ گے ان میں سے جنھیں عذاب دیا گیا۔ اور آپ اپنے قریبی اقربا اور قبیلے والوں کو خوف دلائیں۔ جو ایمان والے آپ کے تابع ہیں ان کے لئے ساتھ مہربانہ سلوک کیجیے۔ پھر اگر وہ بات نہ مانیں سرکشی کریں تو آپ کہہ دیجیے کہ میں بری الذمہ ہوں ان کاموں سے جن کا تم ارتکاب کرتے ہو۔

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ ٢١٧ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۝ ٢١٨ وَ تَقَلُّبَكَ
فِي السَّاجِدِينَ ۝ ٢١٩ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ٢٢٠ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ
تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ ٢٢١ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ ٢٢٢ يُلْقُونَ السَّمْعَ
وَ أَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ۝ ٢٢٣ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ ٢٢٤ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ
فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝ ٢٢٥ وَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝ ٢٢٦ إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ ذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَّ انْتَصَرُوا مِنْ
بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝ ٢٢٧ ع

اور بھروسہ کیجئے سب سے غالب ہمیشہ رحم کرنے والے پر * جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے جب آپ
کھڑے ہوتے ہیں * اور (دیکھتا رہتا ہے جب) جب آپ چکر لگاتے ہیں * سجدہ کرنے والوں (کے
گروہوں) کا ۔ بے شک وہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے * کیا میں بتاوں تمہیں کہ شیاطین
کس پر اترتے ہیں * وہ اترتے ہیں ہر جھوٹ گھڑنے والے بدکار پر * یہ اپنے کان (شیطانوں
کی طرف) لگائے رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں * اور جو شعراء ہیں تو ان کی پیروی
حق سے بھٹکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں * کیا تم نہیں دیکھتے کہ شعراء ہر وادی میں سرگرداں پھرتے رہتے ہیں
* اور وہ کہا کرتے ہیں ایسی باتیں جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے * بجز ان شعراء کے جو ایمان
لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور انتقام لیتے
ہیں اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا ۔ اور عنقریب جان لیں گے جنہوں نے ظلم و ستم کئے کہ
وہ کس (عبرتناک) جگہ لوٹ کر آرہے ہیں * (۲۶/۲۱۷ تا ۲۲۷ * ت: ض)

۲۱۷ ۔ اور اس پر بھروسہ کیجیے جو عزت والا مہربان ہے یعنی اللہ تعالیٰ پر آپ اپنے تمام کام
اس کو تفویض کر دو ۔ وہی سب پر غالب ہے اور ہمیشہ مہربانی فرماتا ہے ۔

۲۱۸۔ "جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو" "نماز کے لئے یا دعا کے لئے" ہر اس مقام پر جہاں تم ہو
۲۱۹۔ "اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو" جب آپ اپنے پیچھے پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لئے
شب کو دورہ کرتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ جب آپ امام ہو کر نماز پڑھاتے ہیں اور قیام و رکوع و سجود و قعود میں
گزرتے ہیں۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ آپ کی گردش چشم کو دیکھتا ہے نمازیوں میں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس و پیش یکساں ملاحظہ فرماتے تھے۔ حدیث شریف ہے کہ "خدا کی قسم تم پر تمہارا خشوع و رکوع مخفی نہیں ہے میں تمہیں
اپنے پس پشت دیکھتا ہوں۔ بعض نے کہا ہے یہاں ساجدین سے مراد مومنین ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ حضرت
آدمؑ سے لے کر حضرت عبداللہ و بی بی آمنہ تک مومنین کے اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے
اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آبا و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں (مدارک
و جمل وغیرہ)

۲۲۰۔ "بے شک وہی سنتا جانتا ہے" "تمہارے قول و عمل اور تمہاری نیت کو" (کنز الایمان حاشیہ)
۲۲۱۔ "کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں" یہ جواب ہے کافروں کے قول کا۔
۲۲۲۔ "شیاطین اترتے ہیں ہر بڑے دروغ گو پکے گناہ گار پر" حضور انور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خاتم النبیین، سید الانبیاء اور معصوموں کے سردار ہیں اخلاق عظیم کے حامل ہیں آپ کے پاس روح الامین آتے
۲۲۳۔ (دروغ گو گناہ گار کاہنوں کی طرف) کانوں کو لگاتے ہیں اور ان سے کچھ سیکھ جاتے ہیں
مگر اس میں اپنے خیالات کا کثیر حصہ شامل کر دیتے ہیں جو غلط اور واقعہ کے خلاف ہوتا ہے ان میں اکثر
جھوٹے ہوتے ہیں۔ * حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا وہ (یعنی) کاہن ہیچ ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ
وہ بسا اوقات ایسی باتیں کہتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ فرمایا کوئی ایک صحیح بات کو کاہن
(فرشتوں کی گفتگو سے) جھپٹ کر لے جاتا ہے اور لا کر اپنے دوست کے کان میں مرغی کے کٹکٹانے کی
طرح کٹ کٹ کر دیتا ہے کاہن اس ایک صحیح بات میں سو سے بھی زیادہ جھوٹ ملا کر بیان کر دیتے ہیں
(متفق علیہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ
فرشتے عنان یعنی ابر میں اترتے ہیں اور ان میں باہم اس امر کا تذکرہ ہوتا ہے جس کا فیصلہ آسمان پر

ہو چکا ہے۔ شیاطین (بادلوں تک پہنچ کر) اس بات کو چوری سے سن پاتے ہیں اور کاہنوں کے دلوں میں لا کر ڈال دیتے ہیں۔ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے شامل کر دیتے ہیں۔ رواہ البخاری۔ (تفسیر مظہری)

۲۲۴۔ "اور شعراء کی اتباع گمراہ لوگ کرتے ہیں"۔ یعنی نہ قرآن شعر ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاعر ہیں کیونکہ شاعر وہ ہیں جن کی اتباع گمراہ اور بے وقوف ہی کرتے ہیں اور حضور ﷺ کے تابعدار ایسے نہیں بلکہ وہ دانائے روزگار ہیں۔ بعض کے نزدیک یہاں مراد حق سے دور کافروں کے شعراء ہیں (روح البیان)

۲۲۵۔ یہ ان کی بدراہی کی دلیل ہے کہ ہر میدان سخن میں ٹکراتے پھرتے ہیں کیا کیا جھوٹی اور مبالغہ آمیز مضامین باندھتے ہیں۔

۲۲۶۔ "جو کہتے ہیں کرتے نہیں"۔ ہجر و وصال معشوق سب فرضی جھگڑے ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ عام اشعار اور حقائق قرآنی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۲۲۷۔ مگر جو ان میں مومن اور اعمال دار ہیں اور اللہ کو اپنے اشعار میں یا خارجاً بہت یاد کرتے ہیں اور جو کسی کی ہجو بھی کرتے ہیں تو ان پر ظلم ہو چکنے کے بعد کرتے ہیں، وہ ایسے نہیں۔ ان جملوں میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے کہ کفار کی ہجو جب کی کہ وہ (کفار) پہلے حضور اکرم ﷺ اور مومنین کی ہجو کر چکے تھے۔ خلاصہ یہ کہ جو شعر برا ہے وہ برا ہے اور جو اچھا مضمون ہے خدا اور رسول کی مدح میں قوم و ملت کی اصلاح میں اچھا ہے ✭ ظالموں کو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ مر کر کہاں جاتے ہیں اور کس کروٹ پر پڑتے ہیں۔ (تفسیر حقانی)

لغوی اشارات ✭ تَوَكَّلْ: تو بھروسہ کر، تو اعتماد کر ✭ تَقَلُّبَكَ: تیرا پھرنا، تیرا آنا جانا ✭ أَفَّاكٍ: جھوٹا ✭ يَهِيمُونَ: وہ سرگرداں پھرتے ہیں ✭ انْتَصَرُوا: انہوں نے بدلہ لیا (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ✭ جو تمہیں ملاحظہ کرتا ہے جب تم اٹھتے ہو اور نماز پڑھنے والوں کے درمیان تمہارے دورہ کرنے کو۔ وہی تو سننے جاننے والا ہے۔ کیا میں بتلاؤں تمہیں کہ شیطان کس پر نازل ہوتے ہیں؟ وہ اترتے ہیں ہر بہتان باز بدعمل پر۔ شیطان جو بھی کچھ سن لیتا ہے ان کو بتاتا ہے اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔ شاعروں کی اتباع راہ راست سے ہٹے ہوئے کرتے ہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ شاعر ایک ایک وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ وہ جو کہتے ہیں عملاً نہیں کرتے۔ سوائے مومنین و صالحین اور کثرت سے ذکر الٰہی کا معمول رکھنے والوں کے کہ اگر وہ ہجو کا (شعری) جواب بھی دیں تو ظلم کے بعد اور جو ظالم ہیں انہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔